البلاغۃ الواضح

تشبیہ: ایسا بیان جس میں ایک چیز یا کئی اشیاء کو اس کے غیر میں ایک یا کئی صفات میں اداۃ تشبیہ کے ذریعے مشترک کر دیا جائے۔ اور اداۃ تشبیہ کاف اور وہ جو اس کی مثل ہیں چاہے لفظوں میں ذکر ہو یا لفظوں میں ذکر نہ ہو۔

ارکان تشبیہ: ارکان تشبیہ چار ہیں۔

مشبہ: وہ چیز جس کو تشبیہ دینا مقصود ہو۔

مشبہ بہ: وہ چیز جس کے ساتھ تشبیہ دی جارہی ہو۔ ان دونوں کو اطراف تشبیہ / طرفین تشبیہ کہتے ہیں۔

وجہ شبہ: وہ صفت جو مشبہ اور مشبہ بہ کے درمیان مشترک ہو۔ اور وجہ شبہ کا مشبہ بہ میں مشبہ کے مقابلے زیادہ قوی ہونا ضروری ہے۔

اداۃ تشبیہ: وہ اداۃ جن کے ذریعے تشبیہ دی جائے۔ جیسے: کاف، کَاَنَّ وغیرہ۔

تشبیہ مرسل: وہ تشبیہ جس میں اداۃ تشبیہ مذکور ہوں۔

تشبیہ مؤکد: وہ تشبیہ جس میں اداۃ تشبیہ محذوف ہوں۔

تشبیہ مجمل: وہ تشبیہ جس میں وجہ شبہ محذوف ہو۔

تشبیہ مفصل: وہ تشبیہ جس میں وجہ شبہ مذکور ہو۔

تشبیہ بلیغ: وہ تشبیہ جس میں وجہ شبہ اور اداۃ تشبیہ محذوف ہوں۔

تشبیہ تمثیل: وہ تشبیہ جس میں وجہ شبہ متعدد چیزوں سے لی گئی ہو۔

تشبیہ غیر تمثیل: وہ تشبیہ جس میں وجہ شبہ متعدد چیزوں سے نہ لی گئی ہو۔

تشبیہ ضمنی: وہ تشبیہ جس میں مشبہ اور مشبہ بہ کو تشبیہ کی معروف صورتوں میں سے کسی صورت میں ذکر نہ کیا گیا ہو بلکہ ترکیب میں دونوں کی طرف صرف اشارہ کیا گیا ہو۔

اغراض تشبیہ: اغراض تشبیہ بہت زیادہ ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں۔

بیان اِمکانِ المشبہ (مشبہ کے امکان کو بیان کرنا) : یہ اس وقت ہوتا ہے جب مشبہ کی طرف کسی ایسی انوکھی چیز کی نسبت کی جائے، کہ اس کا انوکھا پن بغیر اس کی نظیر کو ذکر کئے بغیر ختم نہ ہو۔

بیان حال المشبہ (مشبہ کی حالت کو بیان کرنا): یہ اس وقت ہوتا ہے جب مشبہ تشبیہ سے پہلے اس صفت کے ساتھ مشہور نہ ہو ،تو یہ تشبیہ مذکورہ وصف کے ساتھ اس کے متصف ہونے کا فائدہ دیتی ہے۔

بیان حال مقدار المشبہ (مشبہ کی حالت کی مقدار کو بیان کرنا) : یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ مشبہ تشبیہ سے پہلے مذکورہ صفت کے ساتھ اجمالی طور پر معروف ومشہور ہو، اور تشبیہ اس صفت کی مقدار کو بیان کرتی ہے۔

تقریر حال المشبہ (مشبہ کی حالت کو پختہ کرنا) : یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ مشبہ کی طرف ایسی چیز منسوب کی جائے جس کو پختہ کرنے کی اور مثال سے وضاحت کی ضرورت پڑے۔

تزیین المشبہ یا تقبیح المشبہ (مشبہ کو خوبصورت انداز میں یا قبیح انداز میں پیش کرنا) ۔

تشبیہ مقلوب: وہ مشبہ کو مشبہ بہ بنا دینا ہے، اس دعویٰ کے ساتھ کہ وجہ شبہ مشبہ میں زیادہ قوی اور نمایاں ہے۔

مجاز لغوی: ایسا لفظ جو کسی علاقہ یا مناسبت کی وجہ سے اپنے معنی موضوع لہ کے غیر میں استعمال ہو۔ ایسے قرینے کے ساتھ جو حقیقی معنی مراد لینے سے مانع ہو۔ اور کبھی حقیقی معنیٰ اور مجازی معنیٰ کے درمیان مشابہت کا علاقہ ہوتا ہے اور کبھی اس کے علاوہ ہوتا ہے۔ اور کبھی علاقہ حالیہ اور لفظیہ ہوتا ہے۔

استعارہ: استعارہ مجاز لغوی میں سے ہے اور استعارہ ایسی تشبیہ ہے جس کی طرفین یعنی (مشبہ اور مشبہ بہ) میں سے کسی ایک کو حذف کر دیا گیا ہو۔ اور اس کا علاقہ مشابہت کا ہوتا ہے۔

استعارہ کی دو اقسام ہیں۔

(1) **استعارہ تصریحیہ**: وہ استعارہ جس میں مشبہ بہ کے لفظ کو صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہو۔

استعارہ مکنیہ: وہ استعارہ جس میں مشبہ بہ کو حذف کر کے اس کے لوازم میں سے کسی ایک کو ذکر کر کے مشبہ بہ کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہو۔(2)

استعارہ اصلیہ : استعارہ اصلیہ اس وقت ہو گا جب وہ لفظ جس میں استعارہ جاری ہو رہا ہے وہ اسم جامد ہو۔

استعارہ تبعیہ: استعارہ تبعیہ اس وقت ہو گا جب وہ لفظ جس میں استعارہ جاری ہو رہا ہے وہ اسم مشتق یا فعل ہو۔

ہر استعارہ تبعیہ کا قرینہ استعارہ مکنیہ ہوتا ہے مگر جب استعارہ تبعیہ یا مکنیہ میں سے کسی ایک میں استعارہ جاری کر دیا جائے تو دوسرے میں اس کا جاری کرنا جائز نہیں۔

استعارہ مرشحہ: وہ استعارہ جس میں مشبہ بہ کے مناسب کو ذکر کیا جائے۔

استعارہ مجردہ: وہ استعارہ جس کے ساتھ مشبہ کا مناسب ذکر کیا جائے۔

استعارہ مطلقہ: وہ استعارہ جو مشبہ اور مشبہ بہ کے مناسبات سے خالی ہو۔

ترشیح و تجرید کا اعتبار اسی وقت ہو گا جب کہ استعارہ اپنے قرینہ لفظیہ یا حالیہ سے پورا ہو چکا ہو۔ اسی لیے استعارہ تصریحیہ کے قرینے کو تجرید اور مکنیہ کے قرینے کو تشریح نہیں کہا جاتا ہے۔

استعارہ تمثیلیہ : ہر وہ ترکیب جو مشابہت کے علاقہ کی وجہ سے اپنے معنیٰ موضوع لہ کے غیر میں استعمال ہو اور ساتھ ہی حقیقی معنیٰ مراد لینے سے مانع کوئی قرینہ بھی ہو۔

مجاز مرسل: وہ کلمہ جو مشابہت کے علاوہ کسی علاقہ کی وجہ سے حقیقی معنٰی کے غیر میں استعمال کیا جائے اور ساتھ ہی حقیقی معنٰی مراد لینے سے مانع قرینہ بھی ہو۔

مجاز مرسل کے کچھ علاقے یہ ہیں۔

(1) سببیت

(2) مسببیت

(3) کلیت

(4) جزئیت

(5) اعتبار ماکان

(6) اعتبار مایکون

(7) محلیت

(8) حالیت

مجاز عقلی: فعل یا معنی فعل کی کسی علاقہ کی وجہ سے اس کے غیر کی طرف نسبت کرنا کسی ایسے قرینے کے ساتھ جو اسناد حقیقی کو مراد لینے سے مانع ہو۔

اسناد مجازی: اسناد مجازی فعل کے سبب یا فعل کے زمانے یا فعل کے مکان یا کے مصدر کی طرف ہوتی ہے۔ یا اسناد مجازی مبنی للمفعول کی نسبت فاعل کی طرف سے یا مبنی للفاعل کی نسبت مفعول کی طرف کرنے سے ہوتی ہے۔

کنایہ : ایسا لفظ جس کو بول کر اس کا لازم معنٰی مراد لیا جائے۔ ساتھ ہی اس کا اصلی معنٰی مراد لینا بھی جائز ہو۔

مکنیہ عنہ کے اعتبار سے کنایہ کی تین اقسام ہیں۔ کیونکہ مکنی عنہ کبھی صفت ہوتی ہے اور کبھی موصوف اور کبھی نسبت ہوتی ہے۔

پہلی کو کنایہ عن الصفت کہتے ہیں۔

دوسری کو کنایہ عن الموصوف کہتے ہیں۔

تیسری کو کنایہ عن النسبت کہتے ہیں۔

علم بدیع: ایسا علم اور بحث جو لفظی یا معنوی جمال کے متعدد انوکھے سے الفاظ و معانی مزین کرنے سے تجاوز نہیں کرتا ہے اور ان مباحث کے مجموعے کو علم بدیع کہتے ہیں۔ علم بدیع محسنات لفظیہ اور محسنات معنویہ پر مشتمل ہے۔

محسنات لفظیہ میں سے ایک جناس ہے۔

جناس: دو الفاظ بولنے میں ایک جیسے ہوں لیکن معنیٰ میں مختلف ہوں تو اسے جناس کہتے ہیں۔

جناس کی دو اقسام ہیں۔

(1) جناس تام : وہ جناس جس میں دونوں لفظ چار چیزوں میں مختلف ہوں یعنی (حروف کی قسم، حروف کی شکل، حروف کی تعداد، حروف کی ترتیب)

(2) جناس غیر تام: وہ جناس جس میں دونوں حروف مذکورہ چار چیزوں میں سے کسی ایک میں مختلف ہوں۔

اقتباس: نثر کلام یا شعر میں قرآن پاک یا حدیث میں سے کچھ حصہ شامل کر لیا جائے۔ اور یہ صراحت نہ کی جائے کہ یہ قرآن پاک یا حدیث کا حصہ ہے۔ اور اقتباس کیے ہوئے اثر میں تھوڑی تبدیلی بھی کر سکتے ہیں۔

سجع: دو فاصلوں (سجع کے کلام میں آخری لفظ کو فاصلہ کہتے ہیں) کا آخری حرف میں برابر ہونا۔ اور بہتر سجع وہ ہے جس کے فقرے برابر ہوں۔

توریہ: توریہ یہ ہے کہ متکلم ایک لفظ بیان کرے جس کے دو معنٰی ہوں ایک قریب کا جو ظاہر اور مراد نہ ہو اور دوسرا معنٰی بعید کا جو خفی اور مراد ہو۔

تمت بالخیر

کاوش: محمد ابراہیم عطاری [درجہ رابعہ (ب)](2024)

مدرس: استاد محترم مولانا فضیل رضا عطاری مدنی

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات